خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 107

Track 1

Time 01:01:26

۱۔اللہ کی تجلی

... بسم اللہ

... تلاوت سورة القران

خواتین و حضرات اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی تو فیق عطا فر ما ئی کہ رمضان المبا رک کے مقدس مہینے میں ہم نے رو زے رکھے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے وہ کام کئے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیںکہ اس عمل ک جزا میں خود ہوں ہرو زے کی جزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فر مایا ہے کہ رو زے کی جزا میں خود ہوں بہت غور طلب بات ہے کہ ہم جتنی بھی عبا دات بھی کر تے ہیں ایثار بھی ہے خلو ص بھی ہے سخا وت بھی ہے صدقہ، فطر ہ، زکوٰ ۃ بھی ہے حج بھی ہے یہ ساری عبا دات بندے کو اللہ کی طرف لیجا تی ہیں اور رو زے کی جزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فر مایا ہے کہ رو زے کی جزا میں خود ہوں ہدو سری عبا دات کی جزا جنت ہے اللہ تعالیٰ کا قرب ہے انبیا ء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی ارواح ہے تو یہ اس بات کا عرفان اور تعارف ہے سیدنا حضو ر علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ مقدس میں حاضری ہے رسول اللہﷺ کی خوشنودی ہے کہ رو زے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فر مایا ہے کہ رو زے کی جزا میں خود ہوں ہاس اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جب غوروفکر کیا جا ت اہے تو یہی بات ایک سامنے آتی ہے کہ رو شہے ایک ایسا عمل ہے کہ جس عمل کی تر بیت انسان کے اندر وہ رو حانی صفات بیدار متحرک ہو جا تی ہیں جن کی بنیاد پر بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتاہے اللہ تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کر لیتا ہے اللہ اور بندے کا جو قرب ہے اس کو بندہ محسوس کر لیتا ہے رو زے کے عمل میں جو بنیادی با تیںہیں ان پر غور کر نے سے بھی بڑی حد تک اس بات کی واضا حت ہو جا تی ہے کہ رو زہ کس طر ح ایسا عمل ہے کہ جس کی جزا اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں انسانی زندگی میں شعوری اعتبار سے تر ک چھوڑ نا ایک بہت بڑا کا رنا مہ ہے اور انسانی زندگی کا بہت بڑا فلسفہ ہے تر ک سے مراد اپنی نفی کر نا تر ک سے مراد شعوری اعتبار سے ہم جو کچھ کر تے ہیں اس سے سلف نظر کر کے وہ سارے کام کر نا جس کے لئے شعور ہمہ وقت تقاضہ کر تا ہے ہانسانی ازندگی کا تجر یہ اس بات کی پو ری طر ح وضا حت کر تا ہے کہ شعور کا مطلب ہے تر ک اور شعور کا مطلب ہے طلب میں محدودیت شعور کا مطلب ہے طلب اور

محدودیت کی وجہ سے زندگی کے ہر عمل میں تغیر اور تبدیلی وقع ہو شعور کا
مطلب یہ ہے کہ جو کام آپ کر رہے ہیں اس میں کسی بھی طر ح کہیں بھی
بقاء کا عمل داخل آپ کو نظر نہ آرہا ہوشعور کا گزارنے واقفوں میں ٹکڑے پیدا
ہو جا نا شعور کا مطلب ہے محدودیتۂ رہ کر زندگی گزارنا آپ اپنی پیدا ئش سے
لیکر موت تک کا وقفہ جب دیکھیں گے اس پر غور کر یں توپیدائشۂ سے لیکر موت
تک کا وقفہ کا نام تغیر کے علاوہ کچھ نہیں ہے جیسے ہی بندہ اس دنیامیں آتا ہے
پہلے ہی لمحے سے اس کے اندر تغیر واقع ہو جا تا ہے اب اس تغیر کا نام آپ جو
بھی رکھ لیں جوانی رکھ لیں بو ڑھا پا رکھ لیں ماہ سال رکھ لیں یعنی زندگی
تغیر کے علاوہ کچھ نہیں ہے یہ تغیر اور تبدیلی کے علاوہ کچھ نہیں ہے تغیر او ر
تبدیلی کا مطلب ہے زندگی فنا ء کے علاوہ کچھ نہیں ہے پیدا ئش کے پہلے ہی مر
حلے سے پہلے ہی سیکنڈ سے پہلے کی آن سے پہلے ہی لمحے سے فنا ء شروع ہو
جا تی ہے جیسے جیسے فنا ئیت کے درجے میں آپ داخل ہو تے ہیں قدم بہ قدم
فنا ء آپ کے اوپر مسلط ہو تی ہے اس فنا ء کا نام ہی آپ نے زندگی یا عمر رکھا
اگر زندگی میں فنا ئیت نہ ہو تو عمر کا آپ تذکرہ نہیں کریں گے اگر ایک سال
فنا نہ ہو تو آپ د وسال کے نہیں ہو نگے دس سال کے اوپر فنا ئیت آئے تو آپ با
رہ سال کے نہیں ہو سکتے یہی صورت آپ کے کھا نے پینے کی ہے آپ ساری
زندگی پا نی پیتے ہیں آپ ساری زندگی کھا نا کھا تے ہیں تمام زندگی آپ سو تے
ہیں تو یہ کھا نا،پینا ،سو نا جا گنا کارو با ر کر نا ملا زمت کر نا محنت مزدوری
کرنا جتنے بھی اعمال ہیں فنا کے علاوہ آپ کو کو ئی دو سری شئے نظر نہیں آئے
گی بچے چھو ٹے چھو ٹے آپ کے ہو تے ہیں بچے بڑے ہو تے ہیں ابا فنا ہو جا تے
ہیں پھر و ہ بچے بڑے ہو تے ہیں ابا فنا ہو جا تے ہیں ایہ آدم سے لیکر تسلسل کے
ساتھ یہ عمل جا ری وہ سای ہے محدودیت کا یہ عالم ہے کہ آپ ایک اور دو کے
چکر آپ نہیں نکلتے ایک دو اب وہ ایک دو کو آپ سو تک گن لیں بر حال وہ ایک
دو کا جو چکر ہے اس سے آپ کبھی با ہر نہیں نکلتے علمی اعتبار سے محدودیت
کا یہ عالم ہے کہ الف ب ج د سے بھی نہیں نکلتے اور کو ئی ایسی د لیل یا منتک
یا فلسفہ آپ کے پاس نہیں ہے کہ آپ ایل دو کو ایک دو ثا بت کر دیں اور الف ب
ج کو الف ب ج ثا بت کر دے اگر آپ ذہنی طو ر پر اس طرف متوجہ ہو جا ئیں
اس لئے یہ ایک دو ثا بت ہو گیا تو یہ فنا ئیت کے خول سے باہر آجا ئیے گی اس
جو بقاء ہو جا ئے گی بات ذرا فلسفیانہ ہے غور سے سنیں کہ انسانی زندگی کا
درومدار محدو یت اور فنا ئیت کے علاوہ کچھ نہیں ہے جتنا بھی آپ غور فر ما ئیں
ساری زندگی غور کر تے رہے اب اللہ تعالیٰ یہ غور فر ما تے ہیں کہ رو زہ کی
جزا میں خود ہو ں ہاللہ تعالیٰ کی ذات گرامی قدر مطلق ہے با اختیار ہے معالج
ہے لا محدود ہے لا مغیین ہے تو رو زہ کی جزا میں خود ہو ںکا مطلب یہ ہے کہ
انسان شعوری زندگی اور محدود زندگی سے نکل کر لا محدودیت کی ازندگی میں
داخل ہو رہا ہے جہاں شعور ہے وہاں محدودیت ہے وہاں دنیا ہے ہاور جہان لا
محدودیت ہے وہاں غیب ہےاور جہاں غیب ہے وہاں فر شتے ہیں اور جہاں فر

شتے ہیں وہاں اللہ ہے۔ روزہ ایک تر ک ہے اس بات کا تر ک ہے انسان میں
سب سے بڑی مجبو ری ہے وہ فجر کے وقت سحر کے وقت اللہ کے لئے کھا نے کا
تر ک کر دیتا ہے کہ جب تک کہ غروب آفتاب نہیں ہوگا میں نہ کھا نا نہیکھا نا ہ
وہ اللہ کے لئے تر ک کر تا ہے کہ چو نکہ روزے سے ہو ایسا کام نہیں کرنا جو رو
زے خراب ہو یعنی تر ک میں نے اللہ کے لئے جو تر ک کیا ہے اس تر ک میں کو ئی
خرابی واقع نہ ہو اور سکم اور خرا بی کب واق ہو گی جھو ٹ بو لنے سے دل
آزاری کر نے سے جھنجھلاہٹ کر نے سے بے ایمانی سے مکا ری سے یعنی ہر اس
بات سے اس تر ک میں نفس واقع ہو جو اللہ اور اللہ کے رسول محمد رسول
اللہﷺ کے لئے نا پسندیدہ عمل ہے اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہواکہ رو زے کا
مطلب یہ ہے کہ انسان شعوری تر ک میں داخل ہو جا تا ہے اپنے ارادے میں
شعور ی تر ک سے مراد یہ ہے کہ انسان محدودیت سے نکل کر لا محدودیت کے دا
ئرے میں چلا جا تا ہے تر ک سے مرا د یہ ہے کہ ہر وہ جا ئز چیز جس کو اللہ اور
اللہ کے رسول نے اس پر جا ئز کیا ہے کیوں کہ اب اس کا تعلق اللہ کے ساتھ قائم
ہو گیا ہے تو ساری چیزیں وہ سارے عمل وہ سارے کام جو انسان کو اللہ سے
دور کر تے ہیں وہ تر ک کر دیتا ہے اور چھو ڑ دیتا ہے اس تر ک کی بنیاد پر کیوں
کوغیب کی طر ف ذہن متوجہ ہو تا ہے اس لئے ہ غیب کی دنیا میں سفر کر نے
کے لئے جب اپنے آپ کو منیزہ کر لیتا ہے پاک صاف کر لیتا ہے تیار کر لیتا ہے یہ
ثابت کر دیتا ہے کہ مین اب اس دنیا کا نہیں غیب کی دنیا کا مسا فر ہون تو اس
سفر کی منا سبت سے اس کی رفتار بڑھتی ہے ہو ائی جہاز میں بیٹھیں کے تیز
رفتارط بڑھ جا ئے گی سا ئیکل پربیٹھیں گے کم رفتار بڑھ جا ئے گی لیکن بر حال
بدل چلنے کی رفتار میں سائیکل کی رفتار زیا دہ ہو گی اور مو ٹرکار میں ہو تو
سائیکل سے زیادہ مو ٹر کارکی رفتار زیادہ ہو گی وہاں رفتار زیادہ ہیو گی
مطلب یہ ہے کہ سفر کے لئے جو را ستے آپ متعین کر تے ہیں یا جو طر یقے کا ر
آپ اختیار کر تے ہیں اسی منا سبت سے آپ کی رفتار کم یا تیز ہو جا تی ہے جب
آپ نے اللہ کی طر ف سفر کیا اور اللہ کی طر ف سفر کر نے کے لئے اپنی
شعوری واردات اور کیفیات شعوری تقاضے شعوری محدو دیت کو ایک طرف رکھ
کر اپنی نفی کر دی تو اب آپ کا ذہن آپ کا شعور مادی جسم سے نکل کرروح
کے جسم کے ساتھ شامل ہو گیا اور جب آپ نے رو ح کی رو حانی صلا حیت کے
ساتھ سفر کر نا شروع کیا تو آپ کی صلا حیت وہی ہو گی جو آپکی رو ح کی
صلاحیت ہو اب اس آیت کو آپ تلا وت فر ما ئیں انا انز لنہ ...قرآن پا ک کو ہم
نے لیلتہ القدر میں نا زل فر ما یا وما ادرض لیلتہ القدر...آپ کیا سمجھیں لیلتہ
القدر کیا ہے ہلیلتہ القدر ...کہ لیلتہ القدر جو ہے ہزار مہینوں سے افضل ہے
غور طلب یہ ہے کہ ہزار مہینوں کا کیا ہے مطلب یہ ہے کہ ہزار مہینوں کارات
اور دن ،ہزار مہینوں کارات اور دن کے گھنٹے ،منٹ، سیکنڈ ہزار مہینوں سے
افضل ہے یعنی انسانی شعور جتنا ایک ہزار مہینوں کیب رات دن میں سفر کر تا
ہے انسانی شعور کی جتنی زیک ہزار مہینوں کی زندگی میںحر کت ہو تی ہے

رفتار ہو تی ہے وہ اس کی رفتار ایک ہزار مہینے سے زیا دہ ہو گئی یہ آپ نے
جب قبر کے لباس میں پڑ ھا ہوگا کہ رسالے میں کہ انسان کی یا اس مسا فر کی
جو اللہ کے لئے تر ک کر تا ہے تو لیلتہ القدر میں رفتار ساٹھ ہزا ر گنا ہ ہو جا
تی ہے اگر ایک آدمی ایک گھنٹے میں تین میل چلتا ہے تو لیلتہ القدرمیں ایک منٹ
میں کتنا چلے گا بھی کتنا ہو ا ایک لا کھ اسی ہزار میل ترتو اچھا یہ ایک لا کھ
اسی ہزار میل کم ممکن ہو گا جب آپ شعور ی تر کی مسلسل بیس رو ز تک
رو کھیں گے بیس روز تک آپ صبح سے شام تک بھو ک بھی رہتے ہیں نماز کا
اہتمام بھی کر تے ہیں تمام برا ئیوں سے بچتے بھی ہیں اور بیس رو ز شب و رو ز
مسلسل اور متا وتر آپ کا ذہن اس نقطے پر مر کو ز رہتا ہے کہ ہم صبح سے
بھو کے ہیں تو اللہ کے لئے ،اب اگر ہم پا نی نہیں پی رہے پا نی پینا اللہ کے لئے جا
ئز ہے تو ہم پا نی اس لئے نہیں پی رہے کہ ہم اللہ کے لئے ہمیں پیا سے رہنا ہے
اللہ کے لئے ہمیں عارضی طور پر تر ک کر نا ہے پیاس کے تقاضے کو دبا نا ہے
پیاس کے تقاضے کو اس لئے دبا نا ہے کہ ہمیں اللہ کا ہو نا ہے کہا نے کے تقاضے
کو اس لئے نظر انداز کر نا ہے کہ ہمیں اللہ کے لئے کر نا ہے سیدھی سی بات
ہین آپ گھر سے دفتر اس لئے جانا ہے کہ ہمیں مہینے میں تنخواہ مل رہی ہے ء تو
وگھر سے دفتر جا نا رو زانہ اور دفتر سے گھر رو زانہ آنا اس کو بھی ہم یہی
کہیںگے کہ آپ نے وقت کا تر ک کیا جو وقت آپ کو گھر میں گزارنے تھا بیوی بچو
ں میں اس کو تر ک کیا مسلسل ایک مہینے تک اس کا تر ک جا ری رہا اس تر ک
کے نتیجے میں آپ جو تنخواہ ملی اسی صور ت میں آپ کسی بچے کو داخل کر تے
ہیں بچے رو تا ہے آپ زبر دستی اس کو اسکول میں چھوڑ کر آتے ہیں وہ پڑھیھ
لکھ لیتا ہے تو میٹرک میں ہم نے حساب لگا یا تھا کہ میٹرک میں چھ سو ہزار
سال گھنٹے لگتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو اکہ جب آپ کا بچہ اپنی زندگی کے
پینتیس ہزار چھ سو گھنٹے تر ک کردیتا ہے ضائع کر دیتا ہے بظا ہر تو تب وہ
میٹرک کر تاہے سا ئٹیفکٹ ملتا ہے اب آنے والی زندگی میں آپ کی زندگی میں تر
ک نہ ہو تو آپ دین کجا دنیا کا کو ئی کام نہیں کر سکتے تر ک سے مراد یہ ہے
کہ اپنے وقت کو اپنے وقت کو کسی ایک کام کے لئے خرچ کر نا اپنے وقت کا سلف
جو ہے کسی ایک کام کے لئے متعین کر دینا اس کا نام تر ک ہے ہتو آپ اگر غور
فر ما ئیںگے تو آ پ کی زندگی میں تر ک کے علاوہ کچھ نہیں ہے آپ نماز پڑھتے
ہیں کچھ لو گ نماز نہیں پڑھتے کچھ کو ئی تاج کھلتے رہتے ہیں بیٹھے ہو ئے تو
نماز کر نے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جو وقت آپ شیطان کے بہکا نے سے لوبلوہان
میں لو لان میںصرف کر سکتے تھے اس کو آپ نے چھوڑ دیا تر ک ک دیا اور نماز کے
لئے آپ ؤئے تو اس کو جتنا بھی آپ گہرا ئی میں جا ئیں گے اسی سی منا سبت
سے آپ کے اوپر فہم کے سیرت کے دروازے کھلتے چلیںجا ئیںگے مختصرہ یہ ہے کہ
انسان کی زندگی تر ک کے علاوہ کچھ نہیں ہے اگر وہ تر ک شیطان کے لئے کر تا
ہے تو انسان شیطان ہو گااور اگر انسان رحمان کے لئے کر تا ہے تو انسان رحمان
ہے۔لیکن تر ک کے بغیر یرنی چھوڑنے ہ کے بغیر نفی کے بغیر آپ زندگی میں ایک

قدم بھی نہیں اٹھا سکتے تو رمضان المبا رک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کے مطا بق تو اپنی نفی کر نے اور تر ک کا مطلب ہے جب کو ئی انسان مسلسل
کو ئی رو زے رکھنے والا مسلسل بیس رو زے رکھ لیتا ہے رو زے کے قواعد و
ضوابط کے تحت اس کے اندر اس منفیت سے سکت بڑھتی ہے صلا حیت بڑھتی
ہے جیسے جیسے اس کی ساکت بڑھتی ہے گریشت کمزور ہو تی ہے اور رو حانی
گر یشت طا قت ور ہو جا تی ہے آخری عاشرے میں طاق را توں میں ہمیے کر تے
ہیں کے کھا نا پینا سارے بیس دن کر تے ہی رہے ہیں آخری عشرے میں ہم نیند کا
ذکر کر تے ہیں نیند کا ذکر بھی کم کر تے ہیں کم سے کم تو اس کا نتیجے یہ ہوتا
ہے کہ نیند میں یا حالت خواب مین جو ہماری اسپیڈ ہو تی ہے یا رفتار ہو تی
ہے یا جو کچھ ہم خواب میں دیکھتے ہیں جس رفتار سے آپ نے دیکھا آپ نے یہاں
خواب دیکھا مکے مدینے پہنچ گئے مکے مدینے میں اگر آپ پیدل چل کر جا ئیں تو
سالوں میں پہنچے گے لیکن نیند میکیا ہو تاہے اِدھراُدھرمکے مدینے پہنچ گئے اللک
سب کو لیجا ئے سبب کو وہاں کی زیارت کروائے ہو تا ہے نہیں ہو تا تو اس کا
کیا امطلب ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ نیند میبیداری کے مقابلے میں آپ کمی
رفتار اتنی بڑھ جا تی ہے کہ آپ اس کو ناپ تول نہیں کر سکتے ایک لمحے میں
آپ مکے بھی پہنچ گئے دو سرے لمحے میں آپ پا کستان بھی آگئے اور کبھیؔآپ یہ
نہیں کہیں گے کہ صاحب میں مکے نہیں گیا تھا ہر آدمی کو اس بات کا یقین ہے
کہ وہ مکے گیا ہی گیا تھا ہسیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے دربار میں کو
ئی بندہ پہنچتا ہے تو الصلوٰ ت والسلام و علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہے اور
سیکنڈوں میں واپس آجا تا ہے اور لگتا ہے کہ ہفتے رہ کر آگیا تو اس بات کو کو
ئی بھی مسلمان یہ نہیں کہے سکتا ک سلام کیا تو خواب کا سلام بھی ایسا سلام
ہے جو آپ بیداری میں آپ نے سلام کیا خود رسول اللہﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ کہ
جس نے مجھے دیکھا تو یہ خواب کا دیکھنا اس لئے متبرک ہوا کہ خواب میں آپ
کی روح سفر کر تی ہے کہ خواب میں آپ کی روح دیکھتی ہے بیداری میں روح
آپ کی جسمانی میڈیم بنا کر آپ کو رکھتی ہے تورمضان المبا رک کیء رو شے
رکھنے سے بیس روز میں انسان کے اندررفتار بڑھ جا تی ہے صلا حیت پیدا ہو جا
تی ہے اور طا ق راتوں میں جب ہم جا گتے ہیں تو ہمارے جو اندر نیند کی رفتار
ہے وہ بیداری میں یا شعور میں منتقل ہو تی ہے اور جب وہ شعور میں رفتار
منتقل ہو جا تی ہے تو اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں تنزل الملا ئکتہ الروح ...تو اس
رات میں حضرت جبرا ئیل علیہ السلام زمین پر تشریف لا تے ہیںاور فر شتے
آسمانو ں سے اتر تے ہیں اور یہ بات پھر آپ غور فر مائیں کہ اللہ تعالیٰ جو بات
فر ما تا ہے وہ کہا نی نہیں ہو تی وہ قصہ نہیں ہو تاہنہ اعوذ با اللہ اللہ تعالیٰ
اپنے بندے کو محروم کر نا نہیچا ہتا ہاللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں کہ اس رات میں
ساٹھ ہزار گناہ رفتاربڑھ جا تی ہے اور فر شتے نا زل ہو تے ہیں اور حضرت
جبرائیل زمین پر آتے ہیں اس کا کیا مطلب ہوا اس کا صاف مطلب ہے کہ اللہ
تعالیٰ یہ فر ما تے ہیں کہ لیلتہ القدر میں رو زے رکھنے والوںکی رفتار ساٹھ ہزار

گناہ ہو جا تی ہے اوار جب ساٹھ ہزار گناہ رفتیار ہو جا تی ہے تو اس رفچتار کے
نتیجہ میں انسان کی نظر میں اتنی وہ ساکت پیدا ہو تی ہے کہ وہ فر شتوں جو
بھی دیکھ لیاہے اور حضرت جبرا ئیل علیہ السلام سے ملا قات بھی کر لیتا ہے۔
تنزل الملا ئکتہ والروح ...صبح تک یعنی صبح سے مراد انسان جب تک اپنی
شعوری عادت میں نہیں ؤجا تا جب تک انسان دو بارہ حیی تا ... یعنی وہ...لیلتہ
القد ر معنی رات کے حواس ...جب تک انسان ان رات کے حواس سے نہیں نکلتا
اس وقت تک اس کے غیب مشا ہد ہ میں رہتا ہے وہ فر شتوں کو دیکھتا ہے
حضرت جبرا ئیل علیہ السلام سے ملتا ہے جن کی رفتار زیادہ ہو جا تی ہے
شعوری گر فت ٹوٹ جا تی ہے اسپیس سے نکل جا تے ہیحضرت جبرا ئیل علیہ
السلام ایسے بندوں سے مسافہ کر تے ہیں تنزل الملا ئکتہ ...اور جن بندوں نے فر
شتوں کو دیکھ لیا اور جن بندوں سے حضرت جبرا ئیل علیہ السلام نے مسافہ کر
لیا ان کے اوپر سلامتی ہو ان کو ایک اعزاز مل گیا اللہ کی طر ف سے ن کے اوپر
سکون ہے ان کے اوپر یقین ہے ان کے اوپر مشاہدہ کی نظر پیدا ہوگئی اب جس
بندے نے فر شتوں کو دیکھ لیا حضرت جبرا ئیل علیہ السلام کو دیکھ لیا اس بندے
کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انعام یا
فتہ بندہ ہے کہ اس نے آنکھو ں سے فر شتوں کا اور جبرا ئیل کا جب کسی بندے
کو اللہ تعالیٰ نے یہ انعام عطا فر ما دیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس
سے مسا فہ کر لیا تو کیامطلب ہوااس بندے نے غیب کو دیکھ لیا غیب میں داخل
ہو گیا مسافہ کر نے سے مرا د یہ ہے کہ جس غیب کی دنیا سے غیب کے با سیوں
سے اس بندے کا جسمانی انتقال ہو گیا جیسے دو بندے مسافہ مسافہ کا کیا
مطلب ہے جیسے ہم دو بندے آپس میں مسافہ کر تے ہیں تو لیلتہ القدر میں الف
شھر ...کا مطلب اس رات مے ں بندے کے اندر اللہ تعالیٰ کے انعام سے فضل و
کرم سے رو زہ رکھنے سے غیب بینی کی صلا حیت پیدا ہو جا تی ہے حضرت جبرا
ئیل علیہ السلام نے اللہ کو دیکھا ہو ا ہے حضرت جبرا ئیل علیہ السلام تو نما
ئندے ہیں پیغمبروں کے اور اللہ کے درمیان قاصد ہیںدیکھا بھی ہے اللہ کی صفات
کو دیکھا ہے اللہ کی آواز بھی سنی ہے فر شتوں نے بھی اللہ کو دیکھا ہے اللہ
کی آواز بھی سنی ہے بھئی یہ تو آپ کو یقین ہے فر شتوں نے اللہ کو دیکھا ہے
اللہ کی آواز سنی ہے اب جب کسی بندے نے فر شتے کو دیکھ لیابغل غیر ہو گیا
حضرت جبرا ئیل علیہ السلام تو سر دار ہیں تما م فر شتوں کے ان سے مسافہ
کر لیا تو اس کا مطلب یہ نہیں نکلتا کہ اس بندے کے اندر بھی اللہ کو دیکھنے کی
صلا حیت بیدار اور متحرک ہو گئی اس کو اللہ تعالیٰ نے فر ما یا کہ اللہ کے رو
زہ کی جزا میں خود ہوں لیکن بندے جب رو اہ رکھ لیتا ہے اور شب قدر کے پرو
گرام ہے یہ سب گفٹ ہے سب اللہ تعالیٰ کا انعام ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا انعام
ہے کہ آپ بجا ئے رات کو بستر وں میں سو نے کے آپ یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں اس
کو آپأ گفٹ نہیں کہہ سکتے یہ اللہ کاانعام ہے بہت سارے ایسے بھا ئیوں ہوں گے
جو بہت ساری بہنیں آپ کی ایسی ہو ن گے جو پو ری رات ٹی وی ہی دیکھتی

رہی ہو نگے پتا نہیکیا کیا تو یہ جو اتنے لوگ یہاں آکے جمع ہو گئے میرے حساب
تو یہی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فر ما یا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب
کیا اللہ تعالیٰ کی طرفر سے آپ کو اسپئیر ہو ا کہ بھئی ایک وقت ایسا بھی ہو نا
چا ہیے کہ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کو پکا ریں اللہ کے رسول اللہﷺ کو پکا ریں
غیب کی دنیا سے اپنا را بطہ اور قائم کر یںآپ نے اس آواز پر لبیک کہنا لبیک کہنا
بھی اللہ کا ہی انتخاب ہے وما تو فیق ...کہ تو فیق بھی اللہ ہی دیتا ہے اللہ
تعالیٰ نے ہم سب کو اس بات کی تو فیق دی کہ ہم نے اللہ کے راشتے کو ڈھو
نڈنے کی اور اللہ سے قریب ہو نے کی جدو جہد اور کو شش کی یا نوافل ادا کئے
رو زے رکھے اللہ تعالیٰ ہمیں مزید تو فیق عطا فر ما ئے کہ رمضان کے جو بر کتیں
ہمیںحاصل ہو ئی ہیںرمضان المبا رک کے انوارو تجلیات کا جو ذخیرہ اللہ تعالیٰ
نے اپنے فضل وکر م سے اور اس لئے کہ حضور پاکﷺ کے امتی ہیں حضور کی
نسبت سے ادا کیا ہے ہم پو رے سال اس ذخیروں جو ضائع نہ کر یں اور ذرخیروں
سے فا ئدہ اٹھا ئیں جو کچھ ہم نے رمضان میں کو شش اور جدو جہد کی ہے
سارے سال اس پر قائم رہیں اور اللہ کو ڈھو نڈتے رہیں ہاللہ دور نہیں ہے اللہ
نے خود فر ما یا ہے نحن اقرب ...میرے بندوں میں تو تمہاری رگ جکان سے بھی
زیادہ قریب ہوں ہاب جان سے زیادہ کو ئی قریب نہیں ہو تی یا ہو تی ہے بھئی
سب سے قریب انسان کی جان ہی ہے اسی کی حفاظت کر تا ہے اسی کے لئے
ساری دنیا کہ بکھرے کر تا ہے اور ہر حال میں جان کی حفاظت کر تا ہے اس لئے
جان ہے تو سب کچھ ہے جان نہیں تو کچھ بھی نہیں اس لئے انسان ہے ہی جان
تو اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں نحن اقرب ...تمہاری جان جس رگ میں اٹکی ہو ئی
ہے کہ اگر وہ رگ کٹ جا ئے تو جان ختم ہو جا ئیں وہاں ہون ہپھر اللہ تعالیٰ نے
قرآن پاک میں یہ بھی فر ما یا وفی لافسکون...یعنی ایک طر ف سے اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کومتوجہ بھی کر رہے ہیں اور شکوہ بھی پھیلا رہے ہیں فی فسکون
...میں تمہارے اندر ہوںافلا تبصرون ...تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو کیا تم مجھے
نہیں دیکھتے میں تمہا ر ے اندر ہوںتم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو کہیں با ہر جا
نے کی ضرورت نہیں ہے میں تو اندر ہو ں وفی فسکون ...میںتمہارے اندر نفسو
ں میں ہوں افلا تبصرون کیا تم مجھے نہیں دیکھتے ...؟من عرفہ نفس فقد عرفہ
ربہ ... حضور پاک ﷺنے فر مایا جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو
پہچان لیا اس قدرقربت کا اظہا ر اللہ تعالیٰ فر ما رہے ہیں میں تو تمہارے اندر
بیٹھا ہو ا ہوں تم کبھی آنکھ بند کر کے اندر جھا نکتے ہی نہیں دیکھتے ہی نہیں
مجھ سے ملاقات ہی نہیںکرتے میرے قریب ہی نہیں آتے آپ دعا ما نگے تو اللہ
تعالیٰ عرش پھر بیٹھا ہے 99 کروڑ میل دور وہ عرش بھیؔآپ کے اندر ہی ہے یہ
بھی رو زے کے عمل سے یہ بھی آدمی کے اندر صلا حیت پیدا ہو تی ہے کہ آدمی
اپنے اندر جھا نکے ہکیوں جھانکنے لگتا ہے بھئی اس لئے جھا نکنے لگتا ظا ہر
آسمان سے اس نے تر ک کر دیا ہے پا نی وہ نہیں پی رہا کھا نا وہ نہیں کھا رہا
غصہ وہ نہیں کر رہا جتنی حلال چیزیں ہیں اور جو منع کر دی گئی اس کے پاس

آگیا اللہ تعالیٰ یہ بھی فر ما تے ہیکہ تم میری بصارت سے دیکھتے ہومیری سمات
سے سنتے ہو میری فواد سے سو چتے ہو میں ہی تمہاری ابتداء ہو ں، میں ہی
تمہاری انتہاء ہوں ، میں ہی تمہارا اول ہو ں، میں ہی تمہارا آخر ہو ں۔اور
آپ غور فر ما ئیں الا انا بکل شئی محیط...کا ئنات کی ہر شئے کو اللہ نے احاطہ
کیا ہو ا ہے اللہ انا بکل شئی محیط ...میں تو آپ بھی آگئے انسان بھی آگئے فر
شتے بھی آگئے ساری کا ئنات آگئی اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیکا ئنات کی کا ئنات ایک
یو نٹ ہے۔ اس کے چا روں طر ف ایک دا ئرہ ہے اور اس دا ئرے سے وہ ساری کا
ئنات فیڈ ہو رہی ہے وہ دائرہ اللہ ہے الاانا بکل ...ایک چیونٹی ہے ایک دا ئرہ ہے
ایک دا ئرے سے وہ با ہر نہیں نکل سکتی نکل ہی نہیں سکتی تو آپ غورفر ما
ئیں کہ اس چیونٹی کی زندگی دا ئرہ ہی ہو ا نہ بھئی جب وہ نکل ہی نہیں
سکتی وہاں سے کھا نا ،پینا،اس کی نسل کشی حیات ممات سانس دا ئرے سے با
ہر نہیں نکلتی تو اس ساری ا نسانی تقاضے حواس دارک جو بھی کچھ ہے سنا بو
لنا دیکھنا محسوس کر نا جوان ہو نا بو ڑھا ہو نا مر نا پھر پیدا ہو نا پھر مر نا یہ
سب الا انا بکل شئی ...کہ اللہ ایک دا ئرہ ہے دا ئرے سے مراد اللہ نے آپ کی
زندگی کے ہر لمحے کو احا طہ کیا ہوا ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں الا انا
بکل شئی...اب آپ انصاف سے بتا ئیں اللہ آپ کی ابتداء ہے ،ھولاول ،اللہ آپ کی
انتہاء ہے ،ھولآخر، اللہ آپ کا ظاہر ہے ،ھولظاہر، اللہ آپ کا با طن
ہے ،ھوالباطن اللہ نے آپ کو احا طہ کیا ہو اہے الا انا ھو ...اللہ آپ کی رگ جان
سے زیادہ قریب ہے نحن اقرب علیہ ...اللہ کی آنکھوں سے آپ دیکھتے ہیں اللہ
کی کا نوں سے آپ سنتے ہیں اللہ کے سوچنے سے دل سے آپ سو چتے ہیں اللہ
آپ کو رزق دیتا ہے اب بتا ئیے زمین کس نے بنا ئی زمین اللہ نے بنا تا رزق کہاں
سے آتا زمین اللہ نے بنا ئی با رش نے بر ستا کھیتی کہاں سے پیدا ہو تی با رش
اگر سمند ر نہ ہو تے با رش نے بر ستی بھئی سمندر کی لہریں ٹکڑا تی ہیں بخارا
ت بنتے ہیں ہوا ئیں ان کو لیکر جا تی ہیں دور کے دور مشکے کے مشکے ٹینکر
کے ٹینکر و ہ آگے بر سا دیتے ہیں وہ سمندر ہی نہ ہو تے سمندر کس نے بنا یا یہ
جو آپ طر ح طر ح کے فروٹ کھا تے ہیں گیہوں کھا تے ہیں با جرہ کھا تے ہیں
مکئی کھا تے ہیں اس کا پہلا دانہ کس نے بنا یا نا بنا تا آپ کہاں سے کھا تے ہوا کا
گلوب بنا دیاآپ کی زمین کو کتنے ہی دروازے بن کر لیں زندگی کے لئے وہاں ہوا
آپ کو معیثر ہو گی یہ ہوا کس نے بنا ئی آکسیجن کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہتا
آکسیجن کس نے بنا ئی ماں باپ کے بغیر آدمی پیدا نہیں ہو تا آپ کے ماں باپ
کس نے بنا ئے آپ کس طر ح اللہ سے انکار کر سکتے ہیں بھئی ایک بات تو کو ئی
بتا ئے کہ ہم اللہ سے اس طرح انکار کر سکتے ہیں بھئی کہاں کس طر ح آپ
اللہ سے انکار کر سکتے ہیں پھر جہاں تم دو ہو میں تیسرا ہوں چا ر ہو میں پا
نچواں ہو ں جہاں تم ایک ہو میں دو سراہوں جو کچھ تم کر تے ہو مجھے پتا ہے
جو تم چھپاتے ہو وہ میں دیکھ رہا ہوں ۔بھئی یہ تو قرآن حدیث سب ہے نہ اس
میں تو کوئی فر قہ کی بات نہیں ہے جی فلاں نے فر قے نے یہی تر جمہ کیا اس

کوکو ئی فر قہ بازی نہیں ہے بھئی جہاں اللہ ہے وہ بندہ دو سرا ہے اس میں
کیاکو ئی کر ے گا با رش ہے کہیں اصول ہے آپ ایمان داری سے بتا ئیں کہ ساٹھ
سال کی زندگی میں کو ئی ایک سیکنڈ آپ تلا ش کر دیں جو اللہ سے خالی ہو
سو چیں نہ ایک منٹ بھئی کروڑوں سیکنڈ ہو گئے نہ اسی سال کے ہو گئے تو آپ
کہے گی جی فلاں جگہ جو ہے وہاں اللہ نہیں ہے ہم آزاد ہیں۔سو چیں بھا ئی
ایک اب آنکھوں سے آپ بٹر بٹر دیکھتے رہتے ہیں اگر اللہ آنکھ نہ بنا ئے ماں کے
پیٹ میں کیا کرو ں گے پیدا ہو تے ہیں نہ بچے اندھے یا نہیں ہو تے ان کی آنکھوں
تو آپ کو پتا ہے جب کسی اندھے کو دیکھتے ہیں تو کتنی قدر ہوتی ہے۔گو نگے
ہو تے ہیں لوگ اللہ گو نگا کر دے ریٹائر ہو تے ہیں دماغ سے بچ بچا رہ ہنڈی
کیمپ جس کو کہتے ہیں میں بھی ہو سکتا ہوآپ بھی ہو سکتے ہو کیا کو ئی
آدمی یہ چا ہتا ہے اس کا بچہ باولہ ہو تے ہیں وہ کون کر تا ہے اور جب اللہ چا
ہتا ہے وہ ٹھیک بھی ہو جا تے ہیں مر دے زندہ ہو جا تے ہیں اندھوں کو آنکھیں
مل جا تی ہیں گو نگے بہرے بو لنے لگتے ہیں بھئی ہو تے رہتا ہے کم ہو تا ہے
لیکن ہو تا تو ہے اب آپ یہ بتا ئیں کہ اللہ سے آپ ایک سیکنڈ کے لئے کہاں دور
ہو تے ہیں پو ری زندگی میں آپ نہیںبتا سکتے آپ کو اگر ایک ہزار سال کی بھی
زندگی اللہ دے دیں جب بھی آپ نہیں بتا سکتے کہ ایک سیکنڈ میں آپ اللہ سے
بنے ہو اللہ تو سارا کا سارا زندگی جو ہے اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں حیات و ممات
کا مالک بھی میں ہوں یخرجو الحیی...مو ت سے زندگی نکالتا ہوں زندگی سے
موت نکالتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں تم روز مر جا تے ہو میں روز زندہ کر
تا ہوںاب بھئی رات سو نا وہ ہے نہ سو یا مرا برابر تو رات کو جب ہم سو جا تے
ہیںتو مر نہیںجا تے اللہ تعالیٰ سے وہ پھر زندہ کر دیتا ہے اور کسی عجیب بات
ہے کہ اس مر نے کی حالت میں جو آپ کے آٹھ د س گھنٹے آپ مرے ہو ئے
ہیںجس کو ہم سو ا کہے رہتے ہیں ا س میں آپ کی انر جی ذخیرہ ہو تی ہے
بیدار ہو نے کے لئے آدمی تھک کے چور ہو جا تا ہے بیٹھا نہیں جا تا تھک جا تا ہے دو
گھنٹے سو لا لیں پھر وہ جناب چا کو چور پھر وہ یعنی ایک طر ف مار بھی رہا ہے
اللہ تعالیٰ اس موت میں آپ کو انر جی فراہم کر رہا ہے زندہ رہنے کے لیے فبای
...اللہ کی کن کن نعمتوں کوانسانن جھٹلا سکتا ہے بات پھر وہی آئی گی کہ جب
آپ اللہ کی طر ف متوجہ ہو نگے تو آپ کو اپنی نفی کر نی ہو گی نفی سے مر ا
د یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے آپ کو ختم کر دیں نسبت و نابود کر دیں جلا دیں خود
خوشی کر لیں نہ نفی سے مراد جو بھی کچھ کر تے ہیان سارے اعمال و افعال کو
اللہ سے منصوب کر تے ہیں حضور قلندر باباولیا ء فر ما یا کر تے تھے کہ مختصر
بات یہ ہے کہ انبیاء کی تعریف یہ ہے کہ انبیا ء کئر آف اللہ ...سوچتا ہے نبی جو
ہے ہمیشہ اللہ کی معرفت سو چتا ہے اللہ نے یہ کر دیا اللہ نے یہ کر دیا اور بلا
شبہ اللہ نے ہی کیا ہے اب میں کہتا ہوں جی میں پیدا ہو گیا میرے ماں نے پیدا
کر دیا تو میرے باپ باپ کو کس نے پیداکر دیا تو وہ کہتے ہیجی آدم تک چلے جا ئو
آدم کو پیدا کیا آدم کا کو ئی ماں باپ تو تھا ہی نہیں اللہ ہی نے کیا نہ اب ظاہر

ہے برا ہ راست یا بالوقت میری پیدائش میری زندگی میرے سارے ا عمال و حر
کات اللہ کی طر ف منصوب ہونگے تو حضورقلندر بابااولیا ء کی یہ بات آپ سب
لوگ گڑا میں باندھ کر جا ئیں کہ نبی کی طر ز فکر یہ ہے کہ وہ کئر آف اللہ سو
چتا ہے کو ئی بھی بات کر ے گا پہلے وہ اللہ ذہن میں آئے گا پھر وہ اور اس کا
جو آسان تر ین طر یقہ جو ہے وہ شکر ہے ...عربی آیت...آپ پا نی پئیں یا اللہ
تیرا شکر ہے،کھا نا کھا ئیں یا اللہ تیرا شکر ہے،سو کہ اٹھیں یا اللہ تیرا شکر ہے
تونے موت سے ہمیں دو بارہ زندگی دے ،بچے کو پیار کر یں دل خوش ہوا یا اللہ
تیرا شکر ہے تو نے ہمیں یہ کھلونے دئیے ،اچھی بیوی ہے اس کے کام سے خوشی
ہو ئی یا اللہ تیرا شکر ہے بیوی اچھی ہے ،اچھا شو ہر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے تو
نے مجھے اتنا اچھا را فیق دیا ...عربی آیت ...اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں حضرت دائود
علیہ السلام کی اولاد کو میرا شکر کیا کرو شکر کر نے والے بہت کم لوگ ہیں جو
بندہ اللہ کا شکر گزار ہو جا تا ہے جس بندے کی زندگی میں شکر بس جا تا ہے
وہ بندہ لا زماً اللہ کی معرفت سوچتا ہے بہت آسان اس میںکہ وہ خر چ ہو تا
ہے کہ بھئی آپ نے ٹھنڈا پا نی پیا یا اللہ تیرا شکر ہے ،بچوں کو گو د میں اٹھا یا
سینے سے لگا یا اور یہا ں سینے میں لذت آئی لہریں دوڑ رہی ہیں محبت کی شو
کت کی پیار کی تو آپ بچے کی سر پر ہا تھ پھیر رہے ہیں یا اللہ تیرا شکر ہے، یا
اللہ تیرا شکر ہے،تو کہنے میں کیا بگڑ رہا ہے بھئی آپ کا کچھ بگڑ گیایا آپ کی
محبت کم ہو گئی یا بچے کسی اور کا ہو گیابچے تو اللہ کا ہے اللہ کا رہے گا آپ
کا تو ہے نہیں کتنا آپ کہے لیں میرا بچہ ہے بچہ تو اللہ کا ہی ہے آپ ہے تو آپ
سے چھین کیوںجا تا ہیاگر آپ کا ہے تو آپ اس سے کیوں چھین جا تے ہیں آپ
کیوں مر جا تے ہیں کچھ نہیں ہے آپ کا اور آپ بچے کا یہ اللہ کے بنا ئے ہو ئے
رشتے ہیں اس لئے آپ اللہ کے باپ ہیں ہاللہ تعالیٰ یہ چا ہتا ہے کہ آپ خوش
رہیں پر سکون رہیں آپ کی زندگی میں ٹھہرائو آئے آپ کے اندر شفقت کے دریا
بہنے لگیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا کی اللہ تعالیٰ یہ چا ہتا ہے آپ
خوش رہیں پر سکون رہیں آپ کی زندگی میں ٹھہرائو آئے آپ کے اندر پیار اور
شفقت کے دریا بہنے لگیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا کی اب جتنا آپ
بچے سے پیار کر یں گے آپ کے اندر محبت بڑھے گی گھٹے گی تو اس کا آسان
نسخہ یہ ہے کہ آپ زندگی کے ہر عمل میں ہر عمل میں اللہ کا شکر ادا کرو یہ
تو زبانی بات ہو ئی اللہ تعالیٰ پیسے دے یا خیرات کر ے یا بھی شکر ہی ہے اب
اللہ تعالیٰ آپ کو بھکاری بنا دیتا ہے جوآپ ہا تھ پھیلا ئے پھیرتے ہیں بتا ئیے آپ کے
اندر کو نسی ایسی طا قت ہے جو آپ بھکا ری نہیں بن سکتے اب یہ بھی اللہ کا
ایک انعام ہے کہ آپ کو اللہ نے ایسا ہا تھ کیا ہوا ہے یہ بھی ایک شکر ہے دو
سری بات یہ ہے کہ رسول اللہﷺ اللہ کے محبوب بندے ہیں ہرسول اللہﷺ کے لئے
ساری کا ئنات اللہ نے بنا ئی ہمیں یہ فکر ایجاز اور ہماری یہ سعادت ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب بندے ہ کی امت بنایا ہے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ
ہم رسول اللہﷺ کے اخلاق حسنہ کی سیرت طیبہ کی اور ان کی پوری زندگی کی

فلم طبن جا ئے تصویر بن جا ئے اور اس کاواحد طر یقہ یہ ہے کہ رسول اللہﷺ
کی سیرت طیبہ کا بار بار مطا لعہ کر نا جب آپ رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا
بار بار مطا لعہ کر یںگے تو ظاہر ہے آپ کے ذہن میں پٹرن بن جا ئے گا کہ رسول
اللہﷺ کو کو ن سی چیز پسند ہے کو ن سی چیز پسند نہیںبار بار مطا لعہ کر نے
سے آپ کے اند ر محبت بھی بڑھے گیآپ کے اندر عادت بھی بڑھے کی آپ کے اندر
رسول اللہﷺ کا عشق بھی بڑھے گا ...یحبون ...اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں جو میرے
محبو ب بندے سے جتنی محبت کر تا ہے میں اس سے کئی زیادہ اس بندے سے
محبت کر تا ہوں خالی یہ محبت نہیں ہے ہم تو مسلمان ہیں حضور کے امتی
ہیںمحبت کا تقاضہ یہ ہے کہ جو حضور پاکﷺ نے اپنے لئے اور آپ کے لئے پسند کیا
ہے وہ آپ کر یں جو حضور پاکﷺ نے آپ کے لئے پسند نہیںفر مایا اسے چھو ڑ دیں
اور یہ جب ہو گا کب ہو گا جب آپ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا بار بار مطا
لعہ کر یں گے میں بار بار کہتا ہوں اپنے دوستوں سے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام
اور شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہﷺ کے مشن کو پھیلا نے کے لئے
صلاحیت بھی دی انعام عطا فر ما یااللہ تعالیٰ نے ہم سب دو کام کروائے اور یہ
محض اس کی تو فیق ہے ایک یہ کہ رو حانی ڈا ئجسٹ اللہ تعالیٰ نے نکلوا دیا اور
اس کے نکلنے میں بھی آپ یقین کر یں بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا اللہ کے رسول کا اور
اولیا ء اللہ کا تعون ہے بڑے بڑے رسالے نکلتے ہیں لاکھوں لا کھو ں پیسے تھوڑے دن
میں بند ہو جا تے ہیں یہ اللہ کا محض انعام ہے اولیا ء اللہ کی دعا ئیں ہیں ان
کا فیض ہے آپ سب حضرات کی محبت ہے کہ وہ الحمد اللہ بیس سال کا پر چہ
اس پر چہ کو پڑھیں اس پرچہ کو دو سروں کو پڑھوائیں ہاور دوسری یہ ہے کہ
رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ پر ایک کتاب محمدساری سیرت کی کتا بیں الحمد
اللہ سب نے حق ادا کیا ہے میں تو کمزور ہوں لیکن میں نے اس کتاب کو جو لکھا
اس کے پیچھے میرا ایک ذہن تھا ابھی بھی ہے اللہ تعالیٰ مجھے تو فیق دے دو
جلدیں اور لکھنی ہے وہ یہ تھا کہ اللہ کا رسول اور اولیاء اللہ وہ کو ئی ایسا
راستہ دیکھا ئیں کہ ایسی کتاب منظر عام پر آجا ئے جو مختصر بھی نہ ہو بالکل
بہت طویل بھی نہ ہو اور اس کے پڑھنے سے رسو ل اللہﷺ کا کردار رسول اللہﷺ
کی سیرت طیبہ رسول اللہﷺ کا اخلاق حسنہ رسول اللہ کا عفو درگزر پڑھنے والے
کے ذہن نشین ہو جا تا ہے الحمد اللہ اس میں جن لوگوں نے وہ کتاب پڑھی ہے
وہ بتا تے ہیں کہ اس میں کچھ دال دالیا اللہ نے کروا دیا ہیاور کبھی کبھی مجھے
یہ خوشی ہو تی ہے کہ آخرت کے لئے تو میرے پاس کو ئی کام ہے نہیں سیرت کا
اللہ نے ایسا کام کر وا دیا کہ کسی سے اللہ تعالیٰ در گزر فر ما دیں گے آپ سب
حضرات اس کتاب کو پڑھیں زیادہ سے زیادہ پڑھیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو
پڑوائیں گفٹ کر یںلا ئبریرئیوں سے لیکر دیں لا ئبریریوں میں توپیسے بھی خرچ
نہیں ہو تے ما شا اللہ جگہ جگہ عظیمی لا ئبریاں ہیںاب محض یہ نہیں کہ لیا
ہاں جی ہمارے گھر میں آتا ہے آتا ہے تو اس کو پڑھنا بھی لا زمی ہے اس کو
پڑھیں لوگوں کو دسکز کر وائیں اس سے یہ ہو گا کہ آپ ہم چھوٹے مو ٹے لوگ

جو رسول اللہﷺ کے مشن کی پیشکش میں اپنی کوشش کر رہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوجا ئیں گے اللہ نے ہماری نجات کی آپ کی نجات کی آپ کی نجات ہو جا ئے گی اللہ نے آپ کی نجات فر ما ئی ہم آپ کے ساتھ ہو نگے ہماری نجات ہو جا ئے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و نا صر ہو اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان المبارک کی مہینے میںجو عبا دت اور رو زے رکھنے کی تو فیق عطا فر ما ئی اللہ تعالیٰ اس کو قبول فر ما ئے اس میںجو کمی پیشی رہ گئی ہے دانستاں نہ دانستا ں اللہ تعالیٰ ان کمزوریوں کو غلطیوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فر ما ئے اللہ تعالیٰ ہمیںرمضان المبارک کے مقدس مہینے کی بر کت سے ہمیشہ اپنا قرب عطا فر ما ئے رسول اللہ ﷺ کے نقش و قدم پر چلنے کی توفیق عطا فر ما ئے ہاللہ تعالیٰ یہ شب قدر کی راتمیں جو ہم نے عبادت کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فر ما ئے غیب کی دنیا میں ہمیں داخل ہو نے کی صلا حیت عطا فر ما ئے ،اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذات کا عرفان حاصل کر نے کی توفیق عطا فر ما ئے اپنا عرفان نصیب فر ما ئے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہﷺکا عرفان نصیب عطا فر ما ئے ،رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف فر ما ئے ،یا اللہ ہمارے چھوٹے بڑے گناہ کو معاف فر ما ،یا اللہ ہمیں نیکیاں کر نے کی تو فیق عطا فر ما ،برائیاں کر نے سے محفو ظ عطا فر ما ،یا اللہ ہمارے اندر سے بخد حسد اور لا لچ جیسی بیماریوں کو دور فر ما یا اللہ ہمیں تفرکے سے نجات فر ما ،یا اللہ ہمیں اس رسی کو متحد ہو کر مضبو طی کے ساتھ پکڑنے کی تو فیق عطا فر ما ،یا اللہ ہمیں رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کابار بار مطا لعہ کر نے کی تع فیق عطا فر ما ،یا اللہ جو ہمارے بھا ئی پر یشان ہیان کے پریشانیوں کو دورعطا فر ما ،یا اللہ جوبیمار ہیں انہیں شفاء کلی عطا فر ما یا اللہ جو بے روز گار ہیں انہیں رو زگار عطا فر ما یا اللہ جن کو آپ نے روز گا ر یا ملا زمتیں عطا فر ما ئی ہیانہیں یا اللہ ان کے کا رو بار میں ان کی ملازمت میں ا ن کی تنخواہ میںبر کت عطا فر ما ،یا اللہ ہماری اولاد کو سعادت مند بنا ،یا اللہ جو ہماری بچیوں کے رشتے کے سلسلے میںپر یشانی ہے اس پر یشانی کو دور فر ما یا اللہ ہمارے گھر میں بچیاں آباد ہوجا ئیں بس جا ئیں یا اللہ ہمارے ملک میں استحقام عطا فر ما ،یا اللہ رسول اللہﷺ کے طو فیل مسلمانوں میں بھا ئی چا رے اخوت ہمدری عطا فر ما ہآمین اللھم ...رب جعلنی ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 107

Track 2

Time 12:18

۲۔بیعت کیوں کر نی چا ہیے ؟

اگر بیعت محض ا س لئے کہ اگر کسی جیسے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی بڑے
آدمی کا نیک آدمی کا سر پر ہا تھ ہو نا چا ہیے تا کہ جنات سے بھو ت پر ہیز سے
آسیب سے آدمی بچا رہے یا اس لئے کو ئی پیر ہو نا چا ہیے کہ اس کی اولاد
سعادت مند ہو جا ئیں کا رو بار ہو جا ئے جو آج کل عام رواج پیری میریدی کا
یہی ہے کہ جس آدمی کو کو ئی پیر نہیں اس کو کو ئی نہیں ہے اصل میں پیر ی
مریدی یا کسی سلسلہ میںداخل ہو نے کا مقصد یہ ایک اسکول ہے ایک کالج ہے
سلسلے کا مقصد یہ ہو نا چا ہیے اور یہ ہے بڑے سلسلے کا کہ لو گوں کو رو
حانی تعلیمات سے آراستہ کیا جا ئے لوگوں کو پڑھا جا ئے کہ رو حانیت کیا چیز ہے
اب محض یہ صاحب اب کسی سے مرید ہو گئے اب انہوں نے کہاجی ٹھیک ہے آپ
میرے مرید ہیں انہوںنے کہا جی ٹھیک ہے آپ میرے پیر ہیں ااب نہ کو ئی واسطہ
نہ کو ئی ملا قات نہ کو ئی قربت نہ کو ئی تعلیم اب انہوں نے کہا یہ پڑھ لیا کرو
نماز پڑھ کیا کرو تو نماز پڑھنا جو ہے وہ سارے مولوی صاحب بتا تے ہیں نماز پڑھ
لیا کرو ہتو اس کے لئے بیعت ہو نا کیا ضروری ہے بھئی تو کون نہیں جانتا کہ نما
ز پڑھنا ضروری ہے کھڑے ہو کر پڑھو بیٹھ کر پڑھو لیٹ کر پڑھو آنکھوں کے اشارے
سے پڑھو ،یہ بھی نہیںکر سکتے تو نماز اگر قضا ء ہو جا ئے تووہ قضاء نماز پڑھو
تو کسی سلسلے میں بیعت ہو نے کے لئے کسی رو حانی آدمی جو اپنا استاد بنا نے
کے لئے منشاء یہ ہو تا ہے کہ اس سے رو حانی علوم سیکھیں جا ئیں جس سے
آپ دنیا وی علوم سیکھے بغیر کئی ملازمت نہیں کر سکتے اچھا کا رو بار نہیں کر
سکتے اسی طر ح رو حانی علوم سیکھے بغیر رو حانی علمین سے اور غیب کی
دنیا سے کو ئی آدمی واقف نہیں ہو تا تو ہم نے ہم تو خیر کیا چیز ہیںہمارے پیرو
مر شد حضور قلندر بابااولیا ئ نے یہ سلسلہ عظیمیہ نے جو قائم کیا ہے اس کے
پیچھے یہ ہے کہ سلسلہ عظیمیہ ایک رو حا نی اسکول ہے اس روحانی اسکول
میں لوگوں کو ایسی تعلیم دی جا تی ہے جس تعلیم کی بنیاد پر وہ ما دی زندگی
اور مادی علوم کے ساتھ ساتھ ان علوم سے واقفیت حاصل کر تا ہے جن علوم کی
بنیاد پر جنت کا قیام ہے دو زخ کا قیام ہے ساتھ آسمان ہے عرش ہے کر سی ہے
بیعت المعمور ہے فر شتے ہیںفر شتوں کی اقسام ہے ملا ئکہ عنصری ہے،ملا ئکہ
عرضی ہے،ملا ئکہ سماوی ہے،ملا ئکہ اعلیٰ ہے ،گر وہے جبرئیل ہے ،گروہو
میکائیل ہے ،کروہو اسرائیل ہے ،گروہو اسرافیل ہے ہاولیاء اللہ کی صفات کا
معراج کا واقعہ ہے ،وحی کا سلسلہ ہے اب قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے نازل فر ما یا
رسو ل اللہﷺ نے سب جا نتے ہیں حضرت جبرا ئیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگی
حضرت جبرا ئیل علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بار بار بھیجا قرآن جمع ہو گیا تو کیا
مسلمان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس بات سے واقف ہوں کہ جبرا ئیل کیا
ہے وحی کیا ہے اگر اس ذمہ داری کو پو را نہیں کیا گیا تو ایک مسلمان میں غیر
مسلمان نے صرف اتنا ہی فر ق ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھ کے اللہ اور اللہ کے
رسول اللہﷺ کا اقرا رکر لیتا ہے وہ اپنے پیغمبر کا اقرار کر لیتے یہ بالکل الگ بات

ہے پہلی نبو ت ختم ہو گئی حضور پاکﷺ آخری نبی ہیں اب کو ئی نبی نہیں آئے
گا اب کو ئی نیادین نہیں آئے گا لیکن دین کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان
حاصل کر نا اللہ تعالیٰ فر ش پر بیٹھے ہو ئے ہیں کر سی پر بیٹھے ہو ئے ہیں
جب آپ کو پتا ہی نہیں ہے اوپر جانے کی کتنی سیڑیاں ہیں کتنی منزلیں ہیں تو
آپ کیسے عرش پر پہنچ جا ئیں گے اللہ تعالیٰ سے آپ کو دو ستی کر نی ہے۔کس
طر ح دو ستی کر یں ان چیزوں کو حاصل کر نے کے لئے انسان کو سکون حاصل
ہو جا تا ہے روحانیت سے سکون حاصل ہو تا ہے وہ کو ن سی روح ہے جس روح
نے ازل میں اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا قالو البلیٰ کہہ کر اس کا علم حاصل کر
نا ہے یپ اگر علوم حاصل نہیں ہو نگے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ اس
اسکول میں ہی داخل نہیں ہو ئے جس اسکول میں یہ علوم پڑھا ئے جا تے ہیں
تو سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا مقصد یہ ہے کہ لوگ دین کی طر ف اس طر ح آئے
کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فر ما یا ادخلو ...کہ اسلام میں پو رے کے پو رے داخل ہو
جا ئو اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ فر ما یا قلو...کہ ٹھیک ہے تم مسلمان
تو ہو ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہو ااب اس کا مطلب یہ ہواکہ
اسلام پہلی سیڑی ہے ایمان دو سری سیڑی ہے اسلام ابتداء ہے ایمان تکمیل ہے
تو ہم نے ابتداء تو کر دی اللہ کی دی ہو ئی توفیق کے ساتھ لیکن ابھی ہماری
تکمیل نہیں ہو ئی ابھی ہمارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا غیب کیا ہے ایمان
کیا ہے شعور کیا ہے یہ سب رو حانی علوم ہیں تو سلسلہ علیہ عظیمیہ نے جگہ
جگہ اسکول کھلے ہیں اب یہ الگ بات ہے کہ اس کانام مراقبہ ہال رکھ دیا ہے ۔
اسکول اگر نام رکھتے تو رو حانی اسکول نام رکھ دیتے تو پتا نہیں لوگ اس کا کیا
معنی لیتے کیا کر تے تو جتنے بھی حضرات عالیہ عظیمیہ میں داخل ہیںہم ان کی
تر بیت کے لئے بدوبست کر تے ہیں ان کو سیکھا تے ہیں ان کو پڑھا تے ہیں اور جو
لوگ ہمارے نئے آنے والے ہیں ان سے بھی ہم یہی درخواست کر تے ہیں ہمارے فا
رم میں بھی یہی بات لکھی ہے کہ آپ دنیا کے لئے آنا چا ہتے ہیں روزگار کے لئے
آنا چا ہتے ہیں کشم و کرامات کے لئے آنا چا ہتے ہیں یا اللہ کا عرفان حاصل کر
نے کے لئے آنا چا ہتے ہیں تو جو لوگ اللہ کا عرفان حاصل کر نے کا لکھ دیتے ہیں
ہم ان کے فا رم قبول کر کے جو علو م ہمیں سیدنا علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے
علوم حضور قلندربابااولیا ء سے منتقل ہو ئے ہم وہ لوگوں کو سیکھا تے ہیں ۔
اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق عطا فر ما ئے کہ ہم آپ کے لئے ایک اچھا سلیبس تیار کر
کے آپ تک پہنچا دیں ۔اختتام

★★★★★★★.